Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
June 26, 2025

Mir Qamaruddin Mint Dehlvi and Manaqib-e Mashaikh

میر قمرالدین منت دہلوی اور مناقبِ مشائخ

Iqra Saleem
Ph.D Scholar, Persian
Oriental College, Punjab University, Lahore
Email: iqrarana738@gmail.com

Abstract

Mir Qamaruddin, Surnamed "Minat", was a native of Sonipat (near Panipat) and educated in Delhi. He studied all the text books under Hazrat Shah Abdul Aziz. He was a student of Mir Shams-u-din in Persian and Sheikh Qiyam-u-din in Urdu. Minat wrote excellent poetry in both Urdu and Persian, but his inclination was more towards Persian Poetry. He was burried in Calcutta. His notable works include a Persian Diwan, a few *MASNAVIS* and *SAKRISTAN* which was written in response to *Gulistan*. Minat Dehlvi was brought up in an era of knowledge, mysticism, literature and poetry. His love for Ahl al-Bayt is a prominent aspect of his personality reflected in his Persian *Diwan*. In 2010 AD, his Farsi *Diwan* edited by Dr. Shoaib Ahmad, was published by Oriental College, Punjab University, Lahore.

Keywords: Mir Qamaruddin, Minat Dehlvi, Manaqib, Ahl-al-Bayt, Persian Literature in Sub-Continent.

میر قمرالدین منت دہلویؒ(1157ھ/1744ء) کا شمار بارھویں سے اٹھارھویں صدی تک کے مشہور فارسی بولنے والے مصنفین اور شعراء میں ہوتا ہے۔منت نہ صرف فارسی کے، بلکہ اردو کے بھی شاعر ہیں اور اردو کے بہت سے شعراء کی، نظم و نثر میں تربیت کرنے والے استاد رہے ہیں۔ان کے دور میں اردو شاعری کا بازار بہت گرم تھا۔جو کوئی بھی بات کہنے کی طرف میلان رکھتا، اردو شعر کہنے پر آمادہ ہوتا تھا۔میر قمرالدین منت دہلوی برصغیر کے اس دور میں فارسی شاعری کا پرچم بلند کرنے والوں میں سے ہیں۔(1)ان کا پورا نام ''قمرالدین ولد ثناءاللہ'' ہے، والد کا نام'' مولوی حامد حسینی ناصری مشہدی سونی پتی'' ہے۔(2)ان کا خاندان مشہد کے سادات میں سے تھا جس پر یہ بہت ناز کرتے تھے۔(3)

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 26, 2025

میر قمرالدین منت دہلوی 1157ھ/1744ء میں پیدا ہوئے۔اختلاف کے ساتھ ان کی جائے پیدائش دہلی، سرھند،بسولی تسلیم کی جاتی ہے۔(4)منت دہلوی نے تقریباً تمام اصنافِ شعر میں شعر کہے۔منت کی شاعری کے موضوعات دینی، عرفانی، اخلاقی اور عشقیہ ہیں۔ان کے کلام میں سادگی، روانی اور شرینی ملتی ہے۔ان کی زبان مشکل پسندی کی طرف مائل نہیں ہوتی۔منت دہلوی نے نعت، صحابہ کرامؓ، آئمہ کرامؒ اور دیگر مشائخ کی منقبت بہت ذوق ،شوق اور دلچسپی سے بیان کی ہے۔(5)ان کے دیوان کا ایک ضخیم حصہ منقبت پر مشتمل ہے۔ان کی تصانیف میں شکرستان، قصہ ہیر ورانجھا، تہذیب و تادیبِ کلام، چمنستان، مرأتِ آصفی، رسالہ درر دصوفیہ، قصہ چندر ھانس، معجزالکمال شجرہ طیبہ اور دیوانِ شعر اردو شامل ہیں۔

ڈاکٹر شعیب احمد جو اس وقت اورئینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی لاہور میں فارسی زبان و ادبیات کے پروفیسر ہیں،انہوں نے میر قمرالدین منت دہلوی کے فارسی دیوان کی تصحیح کی اور ان پر مقدمہ لکھا ہے، جو پنجاب یونیورسٹی سے (2010ء) میں شائع ہو چکا ہے، جس میں غزلیات، قطعات، قصائد، مثنویات، ترکیب بند، ترجیع بند، واسوخت، مرثیہ و منقبت شامل ہے، جس کے مخطوطات پنجاب پبلک لائبریری لاہور، خدا بخش لائبریری پٹنہ (ہندوستان) اور سالار جنگ میوزیم حیدر آباد دکن میں موجود ہیں۔(6) آپ کے دیوان میں جو ممدوح مناقب مشائخ ہیں، ان کا مختصر سا تعارف حسب ذیل ہے:

مناقبِ امیر المومنین علی بن ابی طالبؓ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ (601ء-661ء)، حضورِ اکرم ﷺ کے چچازاد اور داماد تھے۔ابو طالب اور فاطمہ بنت اسد کا یہ چراغ جس نے آپ ﷺ کو جنگ میں کبھی تنہا نہ چھوڑا، کوفہ میں نجف کی سرزمین پر دفن ہوئے۔(7) فاتح خیبر، بحر بلا کے غریق، محبت کی آگ کے سوختہ، مقتدائے اولیاء اور پیشوائے اصفیاء تھے اور فیاضی و سخاوت، جود و عطا، شجاعت و تہور، فقر و صفا کے اوصاف کی وجہ سے تمام صحابہ کرامؓ میں ممتاز تھے۔شوکت اور قوت کی بنا پر ربّ تعالی کی طرف سے آپؓ کو ''اسد اللہ الغالب'' کے لقب سے نوازا گیا۔(8)۔منت دہلوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی منقبت بیان کی ہے، جس میں سے کچھ اشعار درج ذیل ہیں:

امامِ خلق و امیرِ دو کون و امن و امان — انیسِ خلوت اُنس و امید گاہِ جہان
برادرِ نبیؐ، و بابِ شہرِ حکمت و علم — بہارِ گلشنِ دین، بحرِ گوھرِ عرفان

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
June 26, 2025

ثبوتِ ثانیٔ اُو، رَانمی توان کردن　　　سخن وری کہ ثنایش برون بود ز بیان
جوانِ عرصہ جرأت، جہانِ جود و کرم　　　جمالِ شاھد علم و جلیس مجلس جان
حبیبِ حضرتِ حق، حیدر و حلیم و حکیم
حیات بخش دل و حسن بر رخش حیران (9)

ترجمہ: ''حضرت علی(رضی اللہ عنہ) مخلوق کے امام، دونوں جہانوں میں امن وامان کے امیر، بنی نوع کی تنہائی کے مونس اور دنیا کی امید ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے بھائی اور شہرِ علم و حکمت کا دروازہ ہیں۔ دین کے باغ کی بہار، عرفان کے سمندر کے موتی ہیں۔ ان کی دوسری مثل تلاش نہیں کی جاسکتی، وہ ایسے بولنے والے ہیں کہ جس کا بیان ممکن نہیں۔ دیارِ جرأت کے جوان، جہانِ جود و کرم ہیں۔ محبوب خلیفہ اور علم کی خوب صورتی اور محبوب کی محفل میں بیٹھنے والے ہیں۔ حضرتِ حق ﷺ کے حبیب، بہادر، صاحبِ حلمت و حکمت ہیں، دل کو زندگی دینے والے ہیں، ان کے چہرے کی تابانی سے حسن حیرت زدہ ہے۔''

حضرت حسن مجتبیٰ(رضی اللہ عنہ):

سلام ہو امیر المومنین حضرت حسن بن علی المرتضیٰؓ (621ء-670ء) پر کہ رسول اکرم ﷺ کے جگر گوشہ اور حضرت فاطمۃ الزہراء(رضی اللہ عنہا) کے صاحبزادے تھے اور تمام مخلوق میں حضور اکرم ﷺ کے سب سے زیادہ ہم شکل تھے۔ علم حقائق و اصول میں بلند رتبے پر فائز تھے۔ مدت خلافت (8ماہ 15دن) ہے۔ آپؓ 47ھ/667ء میں شہید ہوئے۔(10) منت دہلوی کی آپؓ کی منقبت کے کچھ اشعار یہ ہیں:

چیست آن ھمتک نسیم سحر　　　ھم ھمای ھوا ھم آھوی بر
عرش سیری بہ رنگ پیک خیال　　　چرخ پیما بسان مرغ نظر
دم رفتن نمودہ چار ھلال　　　ھر ھلالی بود پر از اختر
خانہ بر دوش ھمچو سالک راہ　　　در دمی از دو کون کردہ گذر
از دو سویش دو پلہ میزان
تا کہ بر سنجد آن گران پیکر (11)

ترجمہ: ''نسیم سحر کا ہم منصب کون ہے؟ وہ ہوا کی ہما اور ہرن کی کمر جیسے ہیں، خیالات کے قاصد کی طرح عرش کی سیر کرنے والے، فلک پیمائی کرنے والے

نظر کے پرندے کی طرح،انہوں نے جاتے وقت چار ہلال دکھائے اور ہر ہلال ستاروں سے بھرا ہوا تھا۔سالکِ راہ کی طرح گھر کندھے پر اٹھائے رکھتے تھے،وہ ایک لمحے میں دو جہانوں سے گزر گئے۔وہ دونوں طرف سے میزان کے دو پلڑے تھے۔وہ سجا سنورا،وہ قیمتی پیکر،امام دوم حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کا ہے۔"

سید الشہداء حضرت امام حسین (رضی اللہ عنہ):

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (626ء-680ء) آل محمد ﷺ کی شمع ہیں۔عالم ولا کے بادشاہ، حق کے تابع تھے، جب تک کہ حق ظاہر تھا۔جب حق پوشیدہ ہو گیا آپ نے تلوار کھینچی اور جب تک اپنی جان حق تعالی کی راہ میں قربان نہ کر دی، چین سے نہیں بیٹھے۔10 محرم 61ھ/680ء کو آپؓ،امیر المومنینؓ کے سات فرزندوں، اپنے تین فرزندوں اور اٹھاسی جانثاروں کے ساتھ شہید ہوئے۔شہادت کے وقت آپ کی عمر 58 سال تھی۔(12) آپؓ کی منقبت کے کچھ اشعار یہ ہیں:

بود صحیفۂ ایمان بہ حب تو مسطور — فروغ عرصہ ی نشر از سواد این منشور
کتاب فضل تو شیر ازہ ای اگر خواھد — زمانہ صرف کند رشتہ سنین و شہور
فروغ شمسہ قصرت زنہ فلک گذرد — بہ رنگ خط شعاعی ز صفحہ ھای بلور
ھزار فرق ز اثمار تا بہ انوار است
بود بہ روضہ تو نسبت بھشت قصور (13)

ترجمہ: "آپ رضی اللہ عنہ کی محبت ایمان کے صحیفے پر درج تھی، حشر کے منشور کا صفحہ آپؓ کی برکت سے ہے۔آپؓ کے فضل کی کتاب اگر کوئی شیرازہ چاہتی ہے، تو زمانہ سنین اور شہروں کو فراموش کر دے گا۔آپؓ کے محل کی دھوپ نو آسمانوں سے بھی روشن تر ہے، شعاع کی لکیر کا رنگ شیشے کے صفحات سے ہے۔پھلوں سے تجلیات ہونے تک بہت فرق ہے، آپؓ کے روضے کی نسبت جنت کے محلوں سے ہے۔"

حضرت سید الساجدین امام زین العابدین (رضی اللہ عنہ):

حضرت علی بن حسین بن علی بن ابی طالب (659ء-713ء) جو "امام سجاد" اور "زین العابدین" کے نام سے مشہور ہیں، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے فرزند ہیں۔ آپؓ 35 سال امامت کے عہدے پر فائز رہے۔"صحیفۂ سجادیہ" اور "رسالۃ الحقوق"، امام سجادؓ کی کاوشوں میں سے

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 26, 2025

ہیں۔(94ھ) میں عالم فانی سے عالم بقاء کی طرف کوچ فرما گئے۔ جنت البقیع میں مدفن ہے۔(14) آپؓ کی منقبت کے کچھ اشعار یہ ہیں:

حدیث حلم تو تمکین حجر آموزد　　　نفاذ امر تو بیرون بردو قار از سنگ
بہ جرم لاف زنی مہر رابہ پیش رخت　　　کنند داغ بہ سان گناہگار از سنگ
ز صیقل تو صفا نیست شرط استعداد　　　رسد بہ آینہ حسن افتخار از سنگ
مدیح خوان بہار عطای تو گردد
اگر بہ فرض تراشد کسی ھزار از سنگ (15)

ترجمہ: ''آپؓ کی حلم کی باتیں، ہجر کی تمکنت سکھاتی ہیں۔ آپؓ کے حکم کا نفاذ پتھر سے وقار کو باہر نکال دیتا ہے۔ شیخی مارنے کے جرم میں محبت کو سامنے رکھ دیا، گناہگار تو پتھر پر نشان لگا دیتے ہیں۔ آپؓ کی چمک سے استعداد کی شرط میں پاکیزگی نہیں ہے۔ حسن پتھر سے ہی تو افتخار پا کر آئینے کو پہنچتا ہے۔ اگر کوئی فرض کے طور پر ہزار بار بھی پتھر تراشتا ہے، تو مداح بیان کرنے والوں کی بہار تو آپؓ ہی کی عطا کی مرہونِ منت ہے۔''

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ:

امام باقر رضی اللہ عنہ (677ء-733ء) کا نام حضورِ اکرم ﷺ کے نام پر ''محمد'' تھا۔ آپؓ کا سلسلۂ نسب والد اور والدہ، دونوں طرف سے نبیِ مکرم ﷺ سے جاملتا ہے۔(16) ہشام بن عبد الملک نے آپؓ کو زہر دے کر شہید کر دیا۔ جنت البقیع میں دفن ہیں۔ علوم سے واقفیت آپؓ جیسی شخصیت ہی کی ہو سکتی ہے۔ مختلف علوم و فنون کے لوگوں نے آپؓ سے فیض پایا۔(17) آپؓ کی منقبت کے کچھ اشعار یہ ہیں:

ای کوی تو کعبہ مطالب　　　وی باب تو قبلہ مارب
پیش تو ز صدق دعوی غیر　　　در نور بود چو صبح کاذب
تا رایت فتح تست مرفوع　　　مکسور بود سر نواصب
تو جانی و خلق جسم مظلم　　　تو نوری و خلق طین لاذب
ھرگز بہ خیال من نیاید
در وصف تو معنی مناسب (18)

ترجمہ: '' اے کہ آپ کا کوچہ کعبے جیسا ہے۔ وہ آپ کا دروازہ ہمارے ربؐ کا قبلہ، آپ کے سامنے صداقت سے غیر کا دعوی، صبح کاذب کی طرح روشنی میں تھا۔ یہاں تک کہ آپؓ کی فتح کا پرچم بلند ہوا اور عامل کا سر جھکا ہوا تھا۔ آپؓ مظلوم جسم اور روح کی تخلیق ہیں۔ آپ نور ہیں اور مخلوق نمناک مٹی

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 26, 2025

ہے، ہر گز میرے خیال میں آپ کی صفات کے لیے کوئی مناسب معنی نہیں آتا۔"

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ:

آپؒ کا نام ''جعفر''(702ء-765ء)، کنیت'' ابو عبداللہ'' اور لقب ''صادق'' تھا۔ آپؒ، امام محمد باقرؒ کے بیٹے، امام زین العابدینؒ کے پوتے اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے تھے۔ آپؒ ظاہر دنیاوی لباس میں رہنے والے تھے، لیکن باطنی لباسِ فقر، مخفی ہوتا تھا۔(19) آپؒ جنت البقیع کے اس احاطے میں دفن ہیں، جہاں حضرت امام زین العابدینؒ اور حضرت امام محمد باقرؒ کی قبور مبارک ہیں۔(20)

آپؒ کی منقبت کے کچھ اشعار یہ ہیں:

صاف گویم هست آن نام شہ عالی جناب　　سرور دین، جعفر صادق، امام انس و جان
قرۃالعین پیمبر، بضعتہ القلب بتول　　هم چو آباذات او مقصود امر کن فکان
پایہ اول نسازد طی ز قصر رتبہ اش　　وهم را گر فی المثل از عرش باشد نردبان
شام ادبار است هم زاد روان حاسدش　　صبح اقبال است با نور ضمیرش توامان
بی تکلف هر کہ خود را بشمر دپیشش امام
چون امام سبحہ اش از زنار باشد بر میان (21)

ترجمہ:''میں صاف کہتا ہوں وہ نام شاہِ عالی جناب کا ہے، جو سرورِ دین، جعفر صادق اور انس و جان کے امام ہیں۔ پیغمبر ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک، حضرت بتول (رضی اللہ عنہا) کے دل کا ٹکڑا ہیں۔ اپنے آباؤ اجداد کی طرح ان کا مقصد امر کا مفہوم بیان کرنا ہے۔ طی قبیلہ آپؒ کے محل کے رتبے سے ابتدائی بنیاد بھی نہیں پا سکتا اور اگر مثال کے طور پر آسمان سے بھی مدد پہنچے۔ بد نصیب شام ہے اور ان کی حاسد روح بھی ساتھ ہے۔ قبولیت کی صبح ہے اور اس کے اندر کے نور سے آپ محفوظ ہیں۔ جو کوئی بھی بے تکلف خود کو آپ کے سامنے امام مانتا ہے، تو امام کی تسبیح ہر وقت اس کا ذکر کرتی ہے۔"

حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ:

حضرت امام موسیٰ بن جعفرؒ(745ء-799ء)، امام اہل بیت میں، علمی آسمان میں ان سے بہتر کوئی شاہکار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بے شمار رفعتوں اور بلندیوں سے نوازا۔ آپؒ، علومِ مصطفوی و مرتضوی، دونوں کے امین تھے۔ صابر، رحم دل، دست گیر، نیک اور زاہد انسان تھے۔ ''باب الحوائج'' ان کا

لقب ہے۔35سال امامت کی۔(22)آپؓ کی منقبت کے کچھ اشعار یہ ہیں:

امام موسیٰ کاظم، کلیم طور کمال — کہ نخل امن از و یافت رنگ در صحرا
زعدل اوست کہ پھلوی خویشتن ساید — بہ شیر پنجہ زن آھوی لنگ در صحرا
حمایتش چو شود دست گیر مظلومان — کلہ ز باز ربایذ کلنگ در صحرا
زھیبتش کہ جھان راز فتنہ ایمن کرد — بہ شیر مار شود پالھنگ در صحرا
زبیم معدلت او قرار می گیرد
پلنگ در تک دریا، نھنگ در صحرا (23)

ترجمہ: ''حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ، طور کا کمال کلیم ہیں، صحرا میں امن کا درخت ان سے رنگ پاتا ہے۔ان کے انصاف سے اپنا پہلو ٹھیک ہوتا ہے، صحرا میں لولا لنگڑا ہرن بھی شیر سے پنجہ آزمائی کرتا ہے۔جب ان کی حمایت مظلوموں کی دستگیری کرتی ہے، تو باز عقل سے صحرا سے کلنگ پرندے کو چرا لیتا ہے۔ان کی ہیبت سے دنیا سکون میں مبتلا ہو گئی ہے، آپ کی بہادری سے صحرا میں رسی بھی سانپ بن جاتی ہے۔آپ کے عدل کی ہیبت سے چیتا سمندر میں اور مگرمچھ صحرا میں سکون پاتا ہے۔''

حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ:

حضرت امام الحسن علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ (770ء-818ء) مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ تعلیم و تربیت والد بزرگوار سے حاصل کی۔ والد گرامی کے بعد آپ کی امامت 20سال تھی۔آپؓ نے اسلامی ثقافت کو زندہ کیا۔(24)آپؓ کی منقبت کے کچھ اشعار یہ ہیں:

امم نواز اماما، فلک جناب شھا — غلامی تو بہ از خواجگی و مولایی
بہ جز در تو پناھی دگر نمی بینم — کہ سنگ حادثہ بارد ز چرخ مینایی
بہ درگہ تو غریبانہ زار می نالم — کہ تا غریبی من بینی و ببخشایی
کریمی ورہ و رسم کرم نکو دانی — بہ درگہ تو چہ حاجت شدن تقاضایی
بر آستان تو ام اصل مدعا این است
کہ از دلم اثر لھو محو فرمایی (25)

ترجمہ:'' امت کو نوازنے والے امام، غلامی آپؓ سے خواجگی اور مولائی پاتی ہے۔آپؓ کے سوا تو مجھے کوئی پناہ ہی نظر نہیں آتی کہ جب حادثاتی طور پر بلند

آسمان سے پتھر گرتے ہیں۔ میں آپ کی درگاہ میں اجنبیوں کی طرح گریہ وزاری کرتا ہوں تاکہ آپؒ میری عاجزی دیکھیں اور مجھے بخش دیں۔ آپؒ کریم ہیں اور کرم کے رسم و رواج اچھے سے جانتے ہیں، آپؒ کی درگاہ میں تقاضا کرنے کی کیا ضرورت ہے!!۔۔۔ میں آپ کے آستانے پر ہوں اصل مدعا تو یہی ہے کہ آپؒ نے میرے دل سے عیش و عشرت کا اثر زائل کر دیا ہے۔"

حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ:

محمد بن علی بن موسیٰؒ (812ء-835ء) جو امام محمد تقیؒ اور جواد الائمہ سے مشہور ہیں۔ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ انہیں "ابو جعفر ثانی" کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ آپؒ لوگوں کی حاجت روائی کرنے والے اور ہر ایک سے جھک کر ملنے والے تھے۔(26) آپؒ کی منقبت کے کچھ اشعار یہ ہیں:

سلطان دین جواد تقی، آن کہ پنج وقت — خواند فرشتہ خطبہ آن میر بر فلک
از بس کہ صیت شرع شداز حکم او بلند — از کف نھاد زھرہ مزامیر بر فلک
بھر بریدن رگ گردن زد شمنش — جلاد چرخ آختہ شمشیر بر فلک
آفاق پر ز دبدبہ صولتش بود — نبود عجب کہ گاو شود شیر بر فلک
تا لطف او برد تپ محرق ز آفتاب
مہ را نمود قرص تباشیر بر فلک (27)

ترجمہ: "جواد تقیؒ، سلطان دین ہیں کہ جن پر آسمانی فرشتے پانچ مرتبہ خطبہ پڑھتے ہیں۔ شریعت کی شہرت آپؒ کے حکم سے بلند ہوتی ہے، جنہوں نے ہاتھ سے دعاؤں کا سیارہ آسمان پر رکھ دیا۔ اپنے دشمنوں کی گردن کاٹنے کے لیے، جلاد نے آسمان پر تلوار اٹھائی۔ آسمان ان کی روح کے دبدبے سے بھرا ہوا تھا، یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ گائے بھی آسمان پر شیر بن جاتی ہے۔ یہاں تک کے آپ کی مہربانی سے سورج نے تپش پائی، آسمان پر سفیدی کی ٹکیہ نے اس چاند کو ظاہر کر دیا۔"

حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ:

امام علی نقیؒ (829ء-868ء) ابتدائی تعلیم گھر سے ہی حاصل کی۔ احادیث مبارکہ کا درس دیا کرتے تھے۔ "ہادی" اور "جواد" آپؒ کے لقب ہیں۔ لفظ "ہدایت" پر بہت تفصیلات فراہم کی ہیں۔ آٹھ سال کی عمر میں امامت کے درجے پر فائز ہوئے۔ ساری رات قیام کرتے اور دن میں روزہ رکھتے

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 26, 2025

تھے۔ مشکلات، رنج ودکھ میں زندگی گزارنے کے ساتھ اسلام کا بول بالا بھی کیا۔(28) آپؒ کی منقبت کے کچھ اشعار یہ ہیں:

شاھاز حفظ تست کہ شمشیر آفتاب — عاجز شد از بریدن برگستوران برف
گردیدہ است مزرع بدخواہ دولتت — نیمی از آن آتش و نیمی از آن برف
برلوح نقرہ اش بہ زر شعلہ زد رقم — ھر جا کہ داد لطف تو خط امان برف
خورشید چرخ تر بیتش چون گھر کند — گردد چو بر زمین کرم تو ضمان برف
نفروخت کس زدر گہ غیرت چراغ کام
آتش کسی طلب کند از آستان برف(29)

ترجمہ:"اے بادشاہ، تیری حفاظت سے سورج جیسی تلوار، برف کو توڑنے سے عاجز آجاتی ہے۔ تیری حکومت کا برا چاہنے والوں کی کھیتی آدھی آگ اور آدھی برف بن گئی ہے اور اس کی چاندی کی تختی پر سنہرے شعلے سے لکھا ہوا ہے، ہر جگہ تیری مہربانی نے برف پر امن کی لکیر کھینچی ہوئی ہے۔ آسمان کا سورج آپؒ کی تربیت موتی کی طرح کرتا ہے تو زمین پر آپ کا کرم برف کا محافظ ہو جاتا ہے۔ خواہشات کا چراغ غیرت کی درگاہ سے کوئی نہیں بیچتا، برف کے آستان سے آگ وہی طلب کرتا ہے۔"

امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ:

حسن ابن علی ابن محمدؒ (845ء-874ء) جو "حسن عسکری" کے نام سے مشہور ہیں، آپؒ اسی سلسلۂ عصمت کی ایک لڑی تھے جس کا ہر حلقہ انسانی کمالات کے جواہر سے مرصع تھے۔ ایک ہفتے کی بیماری اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے زہر دیئے جانے کی وجہ سے شہید ہوئے۔ انہیں ان کے والد کے ساتھ ان کے خاندانی گھر میں دفن کیا گیا۔(30)

امام عسکری ھستی، زھر عیبی بری ھستی — فروغ مھتری ھستی، چراغ مجمع ایقان
یکی بر عسکر دین شہ، دوم نور دل آگہ — سہ دیگر در دو عالم مہ، چھارم اختر تابان
نویسد مدح آیایت، کشد خنجر بر اعدایت — زند ساز تولایت، برداز جان ترا فرمان
یکی آن منشی گردون، دوم بھرام خنجر کش — سہ دیگر زھرہ چنگی، چھارم ھندوی کیوان
کشاید خلقت از خارا، بیارد لطفت از بالا
برآرد بیمت از صحرا، رباید جودت از عمان (31)

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published: June 26, 2025

ترجمہ: ”توامام عسکریؓ ہے، ہر عیب سے بَری ہے۔ آپؓ محبت کا فروغ ہیں، یقین کے چراغ کا مجمع ہیں۔ایک عسکریؓ دین پر بادشاہ، دوسرا دل کے نور سے آگاہ، تیسرا دونوں جہانوں میں چاند، چوتھا چمکتا ہوا ستارہ ہیں۔ آپؓ کے آباؤاجداد کی مدح بیان کرنے والا، آپؓ کے دشمنوں پر خنجر چلاتا ہے، اس نے ولایت کا ساز بجایا اور تیرا فرمان ادا کیا۔ان میں سے ایک آسمانی منشی اور دوسرا خنجر نکالنے والا بہرام بن گیا، تیسرا سازوں کا ستارہ، چوتھا ہندی ستارہ (زحل) بنا۔ آپؓ کا لطف و کرم پتھر میں بھی گداز پیدا کر دیتا ہے، آپؓ کی سخاوت عمان شہر سے اور آپؓ کا خوف صحرا سے بھی باہر نکال لاتا ہے۔“

امام مہدی بن الحسن رضی اللہ عنہ:

آپؓ کا لقب ”مہدی“ اور ”امامِ غائب“ ہے۔ آپؓ ایک تاریخی اور اہم معجزاتی شخصیت ہیں اور قیامت کے قریب میں مسیح کے ساتھ ظہور ہوں گے اور دنیا پر اسلامی حکومت قائم کر کے اسے عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔(32) آپؓ کی منقبت کے کچھ اشعار یہ ہیں:

امام مھدی ھادی کہ زندہ گشت بدو — یکی امان و دوم امنت و سوم ایمان
گواہ شان وی آمد بسان آبایش — یکی حدیث و دوم سیرت و سوم قرآن
خدا ز روز ازل داد دشمنان ترا — یکی نکال و دوم شامت و سوم نقصان
سخن بہ مدح عدوی جناب تو باشد — یکی فسانہ دوم ھرزگی سوم ھزیان
زبخشش تو گدا راپر از زر و سیم است
یکی دو دست، دوم آستین، سوم دامان(33)

ترجمہ: ” امام مہدیؓ ہدایت دینے والے، پہلے آپ نے امان دوسرا امن اور تیسرا سکون کو زندہ کیا۔آپ اپنے آباؤاجداد کے گواہ بن کے آئے، اول حدیث، دوسرا سیرت اور تیسرا قرآن۔ خدا نے روزِ اول سے آپ کے دشمنوں کو ایک تکلیف دوسرا دکھ اور تیسرا نقصان سے نوازا۔ آپ کی بارگاہ کا شمار مدح کے زمرے میں آتا ہے، ایک افسانہ دوسرا یاوہ گوئی تیسرا نقصان۔ آپؓ جناب کی بخشش سے ایک فقیر دونوں ہاتھوں سے، دوسرا آستین سے اور تیسرا دامن سے سونے اور چاندی سے بھر جاتا ہے۔“

خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی رحمۃ اللہ علیہ:

شاہ نظام الدین محمد، فرزند احمد فرزند صالح فرزند ابوالسعید صدیقی شہابی (1060ء-1142ء) برصغیر کے عارف چشتی اور فارسی زبان کے مصنف ہیں۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 26, 2025

کاکوری، لکھنو میں پیدا ہوئے۔علوم، عرفانی شاہ کلیم اللہ جہان آبادی سے حاصل کیے۔ لکھنؤ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد دہلی روانہ ہوئے۔شاہ کلیم اللہ جہان آبادی نے اور نگ زیب گورگانی(1118ق)کی وفات سے کچھ سال پہلے ہی سارے دکن میں انہیں اپنا خلیفہ مقرر کیا۔انہوں نے چشتیہ تبلیغ و ترویج کا سلسلہ دکن میں جاری رکھا۔ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے فخر الدین ان کی جگہ پر مسند نشین ہوئے۔نظام القلوب، فوائد ذکر جہر، ارشاد و تلقین ان کی تصانیف میں سے ہیں۔(34)آپؒ منقبت کے کچھ اشعار یہ ہیں:

دست تو دست شاہ ولایت بہ کارھا است ‏ ‏ ‏ این سلک منتھی شدہ تا شاہ بوتراب
حرفی بہ گوش بجر ز حلمت اگر رسد ‏ ‏ ‏ تصویر لوح سنگ شود نقش سطح آب
حکمت بہ بجر منع ردائی اگر کند ‏ ‏ ‏ شکل حباب شیشہ شود شیشہ حباب
ساز د زمین بہ گوشہ خوانت نسب درست ‏ ‏ ‏ جوید فلک بہ خیمہ جاہ تو انتساب
خود را کتاب غیب کہ لوح الھی است
از فخریہ بہ خاطر پاکت کند حساب (35)

ترجمہ: ''آپؒ نظام الدین اور نگ آبادی کے ہاتھ کو بادشاہت زیب دیتی ہے، یہ سلسلہ شاہ بوتراب پر جا کر رکتا ہے۔حکمت کے سمندر سے اگر کوئی بات کانوں تک پہنچتی ہے تو تصویر پانی کی سطح پر پتھر کی تختی میں ڈھل جاتی ہے۔اگر حکمت سمندر میں آپ کی جوانمردی سے انکار کرے تو بلبلہ شیشے کی صورت اختیار کر لیتا ہے، شیشے کا بلبلہ۔آپؒ کے نسب کو ٹھیک طریقے سے پڑھنے سے زمین گوشے کی صورت اختیار کر لیتی ہے، آسمان خیمے میں آپ کی جاہ و حشمت کا انتساب کرتا ہے۔غیب کی کتاب خود کو جو الہی تختی ہے، فخریہ انداز سے آپؒ کے صاف دل کا حساب کرتی ہوئی پیش کرتی ہے۔''

عارف کامل، فخر جہان رحمۃ اللہ علیہ:

''محب النبی'' (1797ء-1872ء)کے لقب سے مشہور زمانہ، شہسوار عرصہ ولایت تھے۔آپ کو سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کا'' مجدد'' بھی کہا جاتا ہے۔ تعلیم و تربیت والد بزرگوار سے پائی۔پندرہ سال کی عمر میں آپؒ کے والد نے آپؒ کو خرقۂ خلافت پہنایا۔اجمیری دروازے کے مدرسے میں درس و تدریس میں مشغول رہے۔ نظام العقائد، رسالہ مرجیہ، فخر الحسن ان کی تصانیف ہیں۔ وصال کے وقت آپ کی عمر (73 سال) تھی۔دہلی میں مدفن ہے۔(36)آپؒ منقبت کے کچھ اشعار یہ ہیں:

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 26, 2025

زنخل جود ثمر بخش خلق فخر الدین — کہ از ستایش خلقش زبان شود شیرین
زسیر لطف ادایش، چو رشتہ ھای نبات — دم نظارہ نگاہ جھان شود شیرین
بہ رنگ قطعہ شیرین رقم خطوط جبین — بہ گاہ سجدہ بر آن آستان شود شیرین
بہ عھد او نبود شرط فیض استعداد — چو طوطیان لب زاغ گمان شود شیرین
شمار نعمت خوانش اگر کنم بالفرض
چو نیشکر گر ھم در بنان شود شیرین (37)

ترجمہ: ''فخر الدین کے ثمر بخش درخت، سخاوت اور خلق سے کہ اس کی تعریف سے اس کی مخلوق کی زبان میٹھی ہو جاتی ہے۔اس کی مہربانی کی اداؤں سے مٹھاس کے دھاگے قطعے کے رنگ سے میٹھے ہیں، جو اس کے ماتھے پر خطوط کی صورت میں درج ہیں۔ جس سے کبھی تو فخر الدین کے آستانے پر مٹھاس بھرا سجدہ بھی ہو جاتا ہے۔ان کے عہد میں شرط کے فیض کی استعداد نہ تھی، طوطوں کی طرح کوّوں کے لب مٹھاس کا گمان کرتے تھے۔اگر بالفرض میں فخر الدین کی نعمتوں کا شمار کروں تو گنے کی طرح انگلی کے پور بھی مٹھاس سے لبریز ہو جائیں گے۔''

منابع وماخذ:

1۔ آقا بزرگ طھرانی، الذیعہ الی تصانیف الشیعہ، بیروت، دار الضواء، القسم الثانی، الجزء التاسع، س۔ن، ص1104۔

2۔ انوشہ، حسن، (ویراستار)، دانش نامہ ادب فارسی، ج4، بخش سوم، تھران، وزارت فرھنگ وارشاد اسلامی، سازمان چاپ وانتشارات، 1380ش، ص2428

3۔ ویشگی، نصر اللہ خان، گلشن ھمیشہ بھار، بہ کوشش دکتر اسلم فرخی، کراچی، انجمن ترقی اردو پاکستان، 1927ء، ص300۔

4۔ عبدالحہ بن فخر الدین الحسنی، نزھتہ الخواطر و بھجتہ المسامع والنواظر، حیدر آباد الدکن، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ، 1959ء، الجزء السابع، ص390

5۔ دیوان منت، دست نویس، کتابخانہ خدا بخش پٹنہ، ھند، گ10الف، شمارہ418۔

6۔ دیوان میر قمر الدین منت دہلوی، تصحیح و مقدمہ، ڈاکٹر شعیب احمد، گروہ زبان وادبیات فارسی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، 2010ء، ص102

-7 https://www.britannica.com/biography/AliMuslim-Caliph

8۔ قدوسی، اعجاز الحق، ترجمہ، سر الاولیاء اردو سائنس بورڈ، طبع سوم، مطبع شیخ غلام علی اینڈ سنز فیروز پور روڈ، لاہور، 1992ء، ص77

9۔ دیوان میر قمر الدین منت دہلوی، منقبت حضرت علیؓ، ص430

10۔ قدوسی، اعجاز الحق، ترجمہ سیر الاولیاء، ص81-82۔

11۔ دیوان میر قمر الدین منت دہلوی،، منقبت حضرت امام حسن مجتبیٰؓ، ص439

12۔ قدوسی، اعجاز الحق، ترجمہ سیر الاولیاء، ص83

13۔ دیوان میر قمر الدین منت دہلوی، منقبت حضرت امام حسینؓ، ص442

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
June 26, 2025

14۔ صحیفہ سجادیہ، دعای24، ص152۔

15۔ دیوان میر قمرالدین منت دہلوی، منقبت حضرت زین العابدینؑ، ص445

16۔ صبح نور، سیدناامام محمد باقر(ع)، میزبان ڈاکٹر غلام معین الدین نظامی، 2جنوری2025ء

17۔ کشف الغمہ، ص93۔

18۔ دیوان میر قمرالدین منت دہلوی، منقبت حضرت امام باقرؑ، ص447

19۔ توکلی، نور بخش، تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، مطبوعہ مشتاق بک کارنر، لاہور، ص57

20۔ جہان امام ربانی، اقلیم ھشتم، امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی، ص377

21۔ دیوان میر قمرالدین منت دہلوی، منقبت امام جعفر صادقؑ، ص449

22۔ ویکیپیڈیا، موسیٰ بن جعفر، آزاد دائرۃ المعارف۔

23۔ دیوان میر قمرالدین منت دہلوی، منقبت امام موسیٰ کاظمؑ، ص451

24۔ فرہنگ وثقافت، مقالہ، حضرت امام علی موسی رضا کی سیرت، 29مئی2023ء

25۔ دیوان میر قمرالدین منت دہلوی، منقبت امام رضاؑ، ص452

26۔ ویکیپیڈیا، امام علی تقی، آزاد دائرۃ المعارف۔

27۔ دیوان میر قمرالدین منت دہلوی، منقبت امام علی تقیؑ، ص458

28۔ صبح نور، سیدناامام علی نقی(ع)، میزبان ڈاکٹر معین نظامی، 27دسمبر2024ء

29۔ دیوان میر قمرالدین منت دہلوی، منقبت امام علی نقیؑ، ص460

30۔ کراروی، نجم الحسن، چودہ ستارے، لاہور، 1973ء، ص531

31۔ دیوان میر قمرالدین منت دہلوی، منقبت امام حسن عسکریؑ، ص461

32۔ دائرۃ المعارف برطانیکاآن لائن، محمد المہدی الحجہ، اخذ شدہ بہ تاریخ8نومبر2007ء

33۔ دیوان میر قمرالدین منت دہلوی، منقبت امام دوازدھم، ص463

34۔ برزگر، نظام الدین اورنگ آبادی، دانش نامہ ادب فارسی، بہ سرپرستی حسن انوشہ، ج4، بخش سوم، تہران، 1380ش، ص2557-2558

35۔ دیوان میر قمرالدین منت دہلوی، منقبت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی، ص467

36۔ فقری، عالم، تذکرہ اولیائے ہندوستان، ج1، حسیب پبلشنگ ہاوس، 2011ء، ص466-496

37۔ دیوان میر قمرالدین منت دہلوی، منقبت الامام فخرالدین والدنیا، ص469